اقامتِ دین مولانا نظام الدین اصلاحی
جمع وترتیب: نازش احتشام اعظمی

ناشر: اسلامک بک سینٹر، دریا گنج، نئی دہلی-۲، ۲۰۰۵ء، صفحات: ۱۰۴، قیمت-/۵۰ روپے

جماعت اسلامی ہند نے اپنی دعوتی جدو جہد کے لیے 'اقامتِ دین' کی اصطلاح اختیار کی ہے۔ اس کی توضیح وتشریح کے لیے آج سے نصف صدی قبل مولانا نظام الدین اصلاحی نے 'اقامت دین اور خلافت فی الارض' کے عنوان سے ایک مبسوط مضمون تحریر فرمایا تھا جو ماہ نامہ زندگی رام پور کے پانچ شماروں (اپریل، مئی، ستمبر، اکتوبر، نومبر دسمبر ۱۹۵۱ء اور جنوری ۱۹۵۲ء) میں شائع ہوا تھا۔ اسی کو زیر نظر کتاب کی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔

اس کتاب میں مولانا نے ابتداء میں لفظ 'دین' کی لغوی تحقیق کی ہے، پھر قرآن میں مختلف معانی میں اس کے استعمالات دکھائے ہیں۔ اقامت دین کے لیے مختلف انبیاء کرام کی جدو جہد پر روشنی ڈالی ہے اور آخر میں اس کے مقابلے میں نبی اکرم ﷺ کے کارنامۂ عظیم کا فرق وامتیاز بیان کیا ہے۔ اقتدار باطل کو مٹانے کے مختلف طریقے، عذاب الٰہی کی مختلف شکلیں اور خلافت وحکومت کی ضرورت اور فائدے بھی زیر بحث آئے ہیں۔

مولانا اصلاحی کا ایک اور مضمون 'امر بالمعروف' زندگی مارچ اپریل ۱۹۵۲ء میں شائع ہوا تھا۔ اسے بھی اس کتاب میں شامل کردیا گیا ہے۔ کتاب میں جن مراجع کا ذکر ہے مرتب ان کے مکمل حوالے فراہم کردیتے تو بہتر تھا۔ موجودہ صورت میں بھی کتاب لائقِ استفادہ ہے۔

(م-ر-ن)

مولانا وحید الدین خاں اور مسئلہ بابری مسجد محمد اشفاق حسین

ناشر: مجلس احیائے توحید وسنت حیدرآباد، ۲۰۰۵ء، ص: ۴۴۰، قیمت سو روپے

بابری مسجد کا مسئلہ امت مسلمہ ہند کے لیے کئی پہلو سے انتہائی اہم اور حساس

ہے۔اس سے عہدہ برآ ہونے کے لیے امت کو غیر معمولی دوراندیشی اور عاقبت بینی کی ضرورت ہے، جس کا وہ اپنے قول وفعل کے ذریعہ ثبوت دے رہی ہے۔شر پسند عناصر کے ذریعے مسجد کے انہدام کے باوجود جمہور امت نے صبر وضبط کا دامن ہاتھ سے جانے نہیں دیا اور انتہائی کشیدہ ماحول میں پر امن بنی رہی ۔ اس بارے میں مسلمانوں کا موقف انتہائی واضح، صاف اور قرینِ انصاف ہے کہ یہ مسئلہ پر امن طریقے پر حل ہو۔ فی الوقت یہ معاملہ عدالت میں ہے اور مسلمان کہتے ہیں کہ عدالت کا فیصلہ ان کے لیے قابل تسلیم ہوگا۔

مولانا وحید الدین خاں ایڈیٹر ماہ نامہ الرسالہ نئی دہلی ہندوستان کے ان علماء میں سے ہیں جو اپنی مخصوص سوچ، فکر اور نقطۂ نظر کے لیے مشہور ہیں۔ان کی بنیادی فکر 'اعراض' اور 'یک طرفہ صلح' ہے۔ بابری مسجد کے مسئلے میں بھی انھوں نے اسی نقطۂ نظر کو پیش کیا ہے۔ وہ مسلمانوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ یک طرفہ طور پر اور غیر مشروط طریقے سے اس معاملے سے دست بردار ہو جائیں اور اس بارے میں کسی قسم کا احتجاج، مطالبہ اور ایجی ٹیشن نہ کریں۔

زیر تبصرہ کتاب میں اس موضوع پر مولانا کی تحریروں کا تنقیدی جائزہ پیش کیا گیا ہے اور تفصیل سے ان کے موقف کی کم زوری واضح کی گئی ہے اور ان کی فکر کے تضادات دکھائے گئے ہیں۔جن حضرات کو مولانا موصوف کی تحریروں کے تنقیدی جائزے سے دلچسپی ہو انھیں اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔

مصنف کتاب کو مولانا موصوف کی تحریروں سے خصوصی شغف رہا ہے اور وقتاً فوقتاً ان کی تحریروں کا جائزہ پیش کرتے رہے ہیں۔ان کی ایک اور کتاب ''مولانا وحید الدین خاں کی تنقیدیں'' ہے۔اس میں ان تنقیدوں کا جائزہ لیا گیا ہے جو مولانا نے دیگر علمائے امت پر کی ہیں۔

(محمد جرجیس کریمی)